Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود کے صحبت یافتہ بزرگ پہلے واقفین کے بابرکت قافلہ کے رکن اور انتہائی مخلص خادم سلسلہ

# حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ وفات پا گئے

## اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہشتی مقبرہ میں نمازِ جنازہ پڑھائی

### اہل ربوہ، سرگودھا، فیصل آباد اور لاہور سے آئے ہوئے ہزاروں احباب کی نمازِ جنازہ میں شرکت

ربوہ ۸ امان / مارچ۔ احباب جماعت کو نہایت دکھ اور افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحبت یافتہ السابقون الاوّلون کے مصداق واقفین زندگی کے ابتدائی گروپ کے رکن، نہایت مخلص اور قدیمی خادمِ سلسلہ اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے صدر حضرت مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے بتاریخ سات مارچ ۱۹۸۳ء بروز پیر وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم و مغفور کی عمر ایک سو دو سال کے لگ بھگ تھی۔

حضرت مولوی محمد دین صاحب کا جنازہ ان کی رہائش گاہ واقع دارالرحمت وسطی ربوہ سے مورخہ ۸ مارچ کو شام پونے چار بجے اٹھایا گیا۔ مرحوم کی میت ایک جستی تابوت میں رکھی گئی تھی جس کو نظارت بہشتی مقبرہ کی تابوت لے جانے والی ٹرالی پر رکھا گیا۔ جنازہ چار بج کر دس منٹ پر احاطہ بہشتی مقبرہ پہنچ گیا یہاں پانچ بجے بعد از نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ سرگودھا، فیصل آباد اور لاہور سے بھی بعض احباب جنازہ میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے۔

نماز جنازہ پڑھانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دیگر بے شمار احباب کے ہمراہ تابوت لے جانے والی ٹرالی کو کھینچتے ہوئے قبر تک لے گئے۔ جہاں تابوت کو ٹرالی سے اتار کر قبر میں رکھا گیا۔ قبر تیار ہونے کے بعد پونے چھ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ جنازے کے سارے انتظامات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے رضا کار خدام نے نہایت احسن طریقے سے انجام دیئے

**بلند مقام** حضرت مولوی محمد دین صاحب ان خوش قسمت اور پاکیزہ افراد میں شامل تھے جن کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت صحبت نصیب ہوئی۔ اور زندگی کے آخری لمحے تک مرحوم نہایت اعلیٰ مناصب پر خدمتِ دین بجا لاتے رہے۔ وفات کے وقت مرحوم جماعت میں ذمہ داری کے اعلیٰ ترین عہدے صدر، صدر انجمن احمدیہ پر متمکن تھے۔ اس دور میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحبت یافتہ بزرگ خال خال ہی رہ گئے ہیں ان کا وجود جماعت احمدیہ میں برکت کا موجب تھا۔ حضرت مولوی صاحب کو ۱۹۰۷ء سے لے کر ۱۹۸۳ء تک تادمِ آخر یعنی ۷۶ سال تک دین کی بھرپور خدمت کی توفیق ملی یہ عرصہ اپنی طوالت کے لحاظ سے خدمت دین کا ایک ریکارڈ ہے۔

**حالاتِ زندگی:** حضرت مولوی محمد دین صاحب ۴ دسمبر ۱۸۸۱ء کو پیدا ہوئے (تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۲۰۶) آپ کا وطن مالوف لاہور تھا۔ آپ کو

باقی صفحہ ۲ پر

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ امان / مارچ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بدستور ناساز چلی آ رہی ہے۔"

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷/۷۲ | بدھ ۲۳ جمادی الاوّل ۱۴۰۳ھ | ۹ امان ۱۳۶۲ ہش | ۹ مارچ ۱۹۸۳ء | نمبر ۵۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ پبلشر: مسعود احمد دہلوی۔ مطبع: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیصل آباد کے احباب سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اجتماعی ملاقات

# حضرت مسیح موعود کے کلام میں عشقِ خدا اور عشقِ رسول کے ایسے انوکھے مضامین ملتے ہیں کہ ایک منصف مزاج یہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ یہ جھوٹے کا کلام ہے

## اس کا ثبوت یہ بھی ہے کہ بڑے سے بڑے مخالف نے بھی آپکے کلام سے استفادہ کیا ہے

## ربوہ شہر کا مطالعہ بھی جماعت احمدیہ کی سچائی کو پرکھنے کا ایک ذریعہ ہے

## قولِ سدید سے بہتر دنیا میں کوئی پالیسی نہیں۔ اس سے بہتر کوئی تبلیغ نہیں

تبلیغ کے معاملے میں کبھی ایچ پیچ نہ رکھیں صاف صاف کہہ دیں کہ میں تبلیغ کرنی چاہتا ہوں

فرمودہ بتاریخ ۹ فتح ۱۳۶۱ ہش مطابق ۹ دسمبر ۱۹۸۲ء ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم بشیر احمد اختر صاحب صیغہ زود نویسی ربوہ

مورخہ ۹ فتح ۱۳۶۱ ہش (۹ دسمبر ۱۹۸۲ء) کو ضلع فیصل آباد کی مجالس عاملہ خدام الاحمدیہ اور فیصل آباد کے بعض احمدی احباب اور دیگر دوستوں پر مشتمل ایک گروپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کی روداد صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر افادۂ احباب کے لیے ذیل میں پیش کر رہا ہے۔

بعض دوستوں سے تعارف کے بعد حضورِ انور نے فرمایا:۔

"جو اختلافی مسائل ہیں وہ تو تفصیل کے ساتھ آپ علماء سلسلہ سے پوچھ لیں۔ یہاں کسی دوست نے کوئی عمومی بات پوچھنی ہو تو پوچھ سکتے ہیں۔"

پھر حضور نے فرمایا:۔

### حضرت مسیح موعودؑ کے کلام کا مطالعہ

"جو مہمان دوست تشریف لائے ہیں ان میں سے کسی نے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے؟"

اس پر ایک دوست نے عرض کی کہ میں نے کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کا مطالعہ کیا ہے۔ انشورنس میں کام کرنے والے ایک دوست کے بتانے پر کہ انہوں نے براہین احمدیہ پڑھی ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"ایک مبتدی کے لیے یہ کتاب خاصی مشکل ہے۔ کیونکہ اس میں برہمو سماج، آریہ سماج اور عیسائیوں کے مسائل پر کافی گہری اور فلسفیانہ بحثیں کی گئی ہیں۔ بعض دفعہ تو اتنی گہرائی ہوتی ہے کہ ایک عالم کے لیے بھی پوری توجہ اور انہماک کے بغیر پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔

ابتداء میں کئی دوسری کتابیں آپ جیسے دوستوں کے لیے شاید زیادہ دلچسپی کا موجب بنیں۔ مثلاً اسلامی اصول کی فلاسفی، ہے 'ضرورت الامام' ہے۔ 'نزول المسیح' ہے۔ 'ایک غلطی کا ازالہ' ہے اور 'پیغام صلح' جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری کتاب ہے۔ علاوہ ازیں آپ کی کتاب 'ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی' ہے۔ جس میں چکڑالوی مذہب پر تبصرہ ہے۔ اہلِ حدیث اور اہلِ قرآن کے درمیان جو بحثیں ہوئیں اور صحیح مسلک کیا ہے؟ ان امور کا ذکر ہے۔ ان کتابوں میں روزمرہ کے دینی مسائل پر سادہ اور آسان زبان میں گفتگو ہوئی ہے۔

### "براہین احمدیہ"

پس جو نئے دلچسپی لینے والے ہیں ان کو اس جہت سے مطالعہ میں داخل ہونا چاہیے۔ ورنہ 'براہین احمدیہ' تو بہت گہری، عالمانہ اور مشکل کتاب ہے۔ میرے والد مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرمایا کرتے تھے کہ میں زیادہ دیر تک براہین احمدیہ نہیں پڑھ سکا۔ بعض دفعہ صرف چند فقرے پڑھنے کے بعد ہی میرا دماغ بعض مضامین کی طرف TAKE OFF کر جاتا تھا۔ یعنی اس میں جگہ جگہ ایسے مضامین ہیں کہ جس آدمی کا ذہن فعّال اور متحرک ہو وہ بڑی جلدی حرکت میں آجاتا ہے۔ اس کے دماغ میں کئی خیالات آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ یہ مضمون بھی اس سے نکلتا ہے۔ اور وہ مضمون بھی کھلتا ہے۔ اس لیے علماء کے لیے بھی اس کتاب کا پڑھنا فائدہ مند تو ہے لیکن مشکلات بھی رکھتا ہے۔ عوام الناس کے لیے تو ایک یہ مشکل بھی پیدا ہو سکتی ہے کہ وہ سمجھیں ہی نہ کہ کیا بیان ہو رہا ہے اور دلچسپی کھو بیٹھیں۔ دراصل دلچسپی اُسی چیز میں نہیں ہوتی جو سمجھ نہ آرہی ہو، اور علم کی دنیا میں تو واقعۃً ایسا ہوتا ہے، مثلاً ایک طالب علم سائنس کی ایسی کتاب پڑھنا شروع کرے جس کی اس کو سمجھ ہی نہ آئے تو بعض دفعہ چند فقروں کے بعد ہی اس کو نیند آجاتی ہے۔ اور وہی نیند کا مارا ہوا اگر ناول شروع کرے تو ساری رات بھی جاگ سکتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اصل میں دلچسپی یا عدم دلچسپی ہی ہے جو جگاتی ہے یا سُلاتی ہے۔ بہر حال مشکل چیز میں آدمی دلچسپی چھوڑ دیتا ہے۔

اس لیے جس نے بھی 'براہین احمدیہ' آپ کے لیے تجویز کی ہے، اس معاملے میں اس نے حکمت کا فعل نہیں کیا۔ مبتدی کو بہت گہری، ٹھوس اور علمی کتابیں پڑھنے کے لیے نہیں دینی چاہئیں۔ پہلے وہ آسان، عام فہم کتابوں کا مطالعہ کرے۔ پھر وہ مشکل کتب کی طرف بھی آسکتا ہے۔

### براہین احمدیہ کی اہمیت

لیکن 'براہین احمدیہ' غالباً نظر میں اس لیے آتی ہے کہ مخالفین نے اس کے بہت حوالے دیئے ہیں اور غیر احمدیوں میں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے جو نیا نیا داخل ہوا ہو اس کے ذہن میں 'براہین احمدیہ' بڑی نمایاں ہوتی ہے۔ اور کچھ اس لیے بھی کہ جس وقت یہ کتاب شائع ہوئی تھی اس وقت کی اسلامی دنیا نے ہندوستان میں اس کا غیر معمولی نوٹس لیا تھا اور اس کی تعریف میں بہت بڑے بڑے تاریخی تبصرے شائع ہوئے اس کتاب نے اُس وقت غیر معمولی اہمیت اس لیے اختیار کی کہ اُس زمانے میں علمی معیار بہت بلند تھا۔ مسلمان جو بزنس میں ہو لیا کسی بھی کاروبار میں ہوں، ان کا ذاتی مطالعہ بھی ہوتا تھا۔ ان کی علمی بحثیں ہندوؤں سے بھی چل رہی ہوتی تھیں اور عیسائیوں سے بھی چل رہی ہوتی تھیں ان کو اسلام کے دفاع کی ضرورت تھی۔ اس لیے یہ کتاب ان کے لیے بہت ہی مؤثر اور کارگر ہتھیار بن گئی۔ اور اس وجہ سے انہوں نے اس کا خوب نوٹس لیا۔ علمی معیار بھی ان کا بلند تھا اس لیے وہ نسبتاً زیادہ آسانی سے اس کتاب کو سمجھ سکتے تھے۔ اب پاکستان کی موجودہ سوسائٹی میں جہاں غیر مذاہب کے حملے کا سوال ہی نہیں اور پھر قانون روک بن جاتا ہے، انہیں دماغ کو سوچنے کی کیا ضرورت ہے؟ ایسی سوسائٹی جہاں مذہبی حملوں کے خلاف آپ کی (انشورنس میں کام کرنے والے دوست سے مخاطب ہو کر) زبان میں بیمہ ہوا ہو یعنی کوئی جملہ آنے ہی نہیں دیتا وہاں دماغ کیوں سوچے گا اور کیوں کوشش کرے گا کہ میں جواب دوں؟ اس قسم کی سوسائٹی میں ایک نئے پڑھنے والے کو یہ کتاب پوری طرح تو نہیں لیکن کسی حد تک بے محل سی لگتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ نہ یہاں عیسائیت کا سوال ہے، نہ برہمو سماج کا، نہ آریہ سماج کا، نہ بدھ مت کا اور نہ ہی یہاں دہریت کا نمایاں طور پر کوئی جھگڑا چل رہا ہے، (گو دلوں میں پھیل رہی ہے) تو میں اس قسم کی کتاب میں کیوں دلچسپی لوں جس میں ان مذاہب پر عالمانہ بحثیں ہوئی ہیں۔ اس وجہ سے میں آپ کو کہہ رہا تھا کہ آپ 'براہین احمدیہ' کی بجائے دوسری کتب پڑھیں۔ ان میں سے "اسلامی اصول کی فلاسفی" نئے دلچسپی لینے والوں کے لیے بہت مفید ہے۔

**ملفوظات حضرت اقدس**

علاوہ ازیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے 'ملفوظات' ہیں۔ وہ پڑھنے چاہئیں۔ آپ شام کے وقت مجلس میں بیٹھتے تھے۔ کوئی دیہاتی آیا ہوتا یا کسی مذہب کا کوئی عالم آیا ہوتا ان سے بے تکلف گفتگو ہوتی تھی۔ اس گفتگو کی سطح تک ہر ذہن بآسانی پہنچ سکتا ہے۔ اس کو سمجھنے کے لیے بہت بڑے علم کی ضرورت نہیں۔ یہ روزمرہ کی گفتگو ہے۔ ہر قسم کے لوگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ آدمی سادہ زبان میں بات کرتا ہے اور ایک بے تکلف طبیعت کا اظہار ہے۔ کسی شخصیت کو سمجھنا ہو تو اس کی روزمرہ کی گفتگو کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ سب سے زیادہ بے تکلف اپنی گفتگو کے دوران ہوتا ہے۔ جب علماء کتابیں لکھتے ہیں تو وہ اپنے اوپر ایک ایک خاص مزاج طاری کرتے ہیں۔ خاص لوگوں کو مخاطب کرتے وقت ایک خاص کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ جس قسم کا مخاطب ہو اس قسم کی شخصیت پیدا کی جاتی ہے۔ اس میں آدمی کا بے تکلف تعارف نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب کوئی ملفوظات کہہ رہا ہو، بے تکلف اور کھلم کھلا باتیں کر رہا ہو، کسی نے کوئی سوال کر دیا اور کسی نے کوئی، اس کا جواب دے رہا ہے تو اس کی اصل فطرت اس وقت کھل کر سامنے آتی ہے۔ اس لیے "ملفوظات" مطالعہ کے لیے بڑے دلچسپ ہیں۔ میرے خیال میں تو جماعت اس طرف زیادہ توجہ نہیں دے رہی۔ باقاعدہ علمی کتابیں پیش کرتی ہے۔ حالانکہ ایک نئے آنے والے کے لیے ملفوظات بہت بہتر تعارف پیدا کر سکتے ہیں۔

**منظوم کلام**

تیسری چیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ہے وہ بھی مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جس کو نظم سے دلچسپی ہو اور ادبی ذوق ہو وہ کسی آدمی کے منظوم کلام سے بھی اس کی شخصیت کا بہت حد تک اندازہ کر سکتا ہے۔

اصل میں تو یہ جاننا اور پہچاننا ہے کہ فلاں شخصیت سچے کی ہے یا جھوٹے کی ہے۔ ساری باتوں کی تان اس پر ٹوٹے گی کہ فی ذاتہٖ وہ ایک سچا آدمی تھا یا جھوٹا، مکار تھا یا دیانتدار اور سیدھی بات کرنے والا تھا۔ جب سچائی ثابت ہو جائے تو پھر جو کچھ وہ کہے، ٹھیک ہے۔ پھر مزید مطالعہ کے لیے آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے لیے میرے خیال میں ایک بہت آسان ذریعہ یہ ہے کہ منظوم کلام کا مطالعہ کیا جائے۔ کیونکہ اگر شاعر زبردستی اور کوشش سے کوئی جذبہ بنائے تو اس کے شعر اس کے جھوٹ کا پول کھول دیتے ہیں۔ جتنے بھی شعراء ہیں ان کے کلام میں جب تصنع آ جائے تو پڑھنے والا خود بخود سمجھ جاتا ہے کہ اب یہ فضول باتیں کر رہے ہیں۔ مصنوعی لفاظیاں ہیں۔ دکھاوے کی باتیں ہیں۔ اس کو کہتے ہیں اپج بیچ۔ شاعری میں دو اصطلاحیں ہیں ایک ہے آورد جو کوشش سے لائی جاتی ہے اور ایک ہے آمد جو خود بخود آئے۔ اور آمد فطرتی جذبے سے پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام کا ایک عام آدمی مطالعہ کرے، خواہ وہ اردو میں ہو یا فارسی میں ہو یا عربی میں، اس کے لیے چند شعروں کے بعد ہی یہ چیلنج پیدا ہو جاتا ہے کہ اس قسم کا کلام کہنے والا جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اگر دیانتداری اور بے تکلفی سے مطالعہ کیا جائے اور یہ خیال بھی نہ ہو کہ میں نے JUDGE یعنی فیصلہ کرنا ہے تو چند شعروں کے بعد ہی وہ سمجھ جائے گا کہ کہنے والے کے دل میں بے انتہا جذبہ ہے جو اُبل رہا ہے اور وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ ایسا شخص مصنوعی بات بنا ہی نہیں سکتا۔ اب ریڈیو یا ٹیلیویژن پر مشاعرے ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے ماہر فن اساتذہ ان میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن جب وہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کلام پڑھتے ہیں تو جو داد ان کو دی جاتی ہے وہ فنی اپج بیچ کی داد ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ اس کی حقیقت نہیں ہوتی۔ لفاظیاں تو بہت ہوتی ہیں لیکن یہ نظر نہیں آتا کہ یہ شاعر عاشق رسولؐ ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اس نے ساری کوشش اس لیے کی کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی ایسا حسن بیان کروں اور اس رنگ میں بیان کروں کہ لوگ میرے حسن بیان کے قائل ہو جائیں۔ یعنی اگر حسن کی طرف اتنی توجہ نہ ہو جتنی اس طرف ہو کہ اس نے تو کمال کر دیا ہے، تو ایسا شاعر حسن سے زیادہ حسنِ بیان کی طرف توجہ دینے والا ہوتا ہے ایک ایسا حسنِ بیان جو مصنوعی اور ظاہری ہوتا ہے لیکن جو شخص سچائی سے بات کرتا ہے، کچھ دیر کے بعد یوں لگتا ہے کہ اس کا اپنا وجود غائب ہو گیا ہے، صرف عشق باقی رہ گیا ہے پڑھنے والے کو اور کچھ نظر ہی نہیں آرہا ہوتا۔ تب وہ چونک کر محسوس کرتا ہے کہ یہ سچا عاشق ہے کیونکہ اس نے اپنے وجود کو مٹا دیا ہے اور جس کی بات کر رہا ہے وہ بڑے زور اور قوت کے ساتھ میرے دل پر غالب ہو گیا ہے۔ یعنی کہنے والے کا جو مقصود ہے وہ پڑھنے والے کے دل میں داخل ہو جاتا ہے اور کہنے والا یوں لگتا ہے کہ خود غائب ہو چکا ہے۔ پس یہ ہے سچا عشق۔

**حضور کا منظوم کلام اور مولوی ظفر علی خان**

بعینہٖ یہ کیفیت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کی باتیں ہوں یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق کے قصے ہوں یا قرآن کریم کی تعریف ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان موضوعات پر جب بھی قلم اٹھایا ہے ایک عام پڑھنے والا فوراً محسوس کرتا ہے کہ یہ سچائی کی باتیں ہیں اور سچا عشق یہاں ہے۔ چنانچہ اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ بڑے سے بڑے مخالف نے بھی آپ کے کلام سے استفادہ کیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ مولانا ظفر علی خاں احمدیت کے صفِ اوّل کے مخالف تھے جنہوں نے ساری عمر اپنی تقریر و تحریر اور اپنے اخبار 'زمیندار' میں احمدیت کی مخالفت کی ہے۔ لیکن ان کی جو مسجد کرم آباد ضلع گوجرانوالہ میں بنی ہوئی ہے آپ وہاں جا کر دیکھیں تو ابھی تک اس مسجد پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر لکھے ہوئے نظر آئیں گے۔ ان میں فارسی کا یہ شعر بھی ہے۔ ؎

**محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ**

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

کہ اگر تم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کی دلیل چاہتے ہو تو پھر آپؐ کے عاشق ہو جاؤ کیونکہ محمدؐ ہی محمدؐ کے حسن کی دلیل ہے۔ حسن کی دلیل تو سوائے عشق کے اور کچھ نہیں ہوا کرتی۔ وہ تو ایسا وجود ہے کہ اس کو دلیلوں کی ضرورت نہیں۔ وہ عاشق بناتا ہے ایک حسین کے لیے باہر کی دنیا سے دلیلیں نہیں ڈھونڈی جاتیں کیونکہ اس کا اپنا وجود دلیل ہوتا ہے۔ جب تک ایک آدمی کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گہرا تعلق اور سچا عشق نہ ہو، اس نے آپؐ کی ذات کے متعلق سوچا نہ ہو اور ہر پہلو سے آپؐ کی پاکیزہ زندگی کا جائزہ نہ لیا ہو، اس وقت تک یہ شعر اس کے دماغ میں آ ہی نہیں سکتا۔ اس مضمون کو آپ دوسرے شعراء کے کلام میں تلاش کریں لیکن کہیں آپ کو نظر نہیں آئے گا۔

تحریر کے متعلق تو مجھے یاد نہیں لیکن اپنے بیان میں مولانا ظفر علی خاں نے ایک دفعہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں جتنے بھی شعر کہے گئے ہیں کہیں ایک شعر کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اس سے زیادہ CONCENTRATED محبت کا اظہار نہیں پایا جاتا جتنا اس شعر میں پایا جاتا ہے۔ ؎

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

یعنی جب خدا اور رسولؐ کے عشق کی بات آئی تو اس شخص کو بھی جو شاعری میں کمال رکھتا تھا اور بڑا فصیح البیان شاعر سمجھا جاتا تھا، اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی اور کا شعر ہی نہیں ملتا۔ کیا وجہ ہے؟ اس لیے کہ دل نے گواہی دی کہ سچا عشق یہاں ہے۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں آپ کو عشق و محبت کے ایسے ایسے انوکھے مضامین ملیں گے کہ اس کے بعد ایک منصف مزاج یہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ یہ جھوٹے کا کلام ہے

**کسی شخصیت کو جانچنے کا طریق**

جب آپ اس نظر سے دلائل کا مطالعہ کرتے ہیں تو ایک فائدہ یہ پہنچتا ہے کہ تعصب نے جہاں جہاں روکیں کھڑی کی ہوئی ہیں وہ روکیں گر چکی ہوتی ہیں۔ پھر ان کو FOLLOW کرنا اور سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر پہلے ہی فیصلہ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر لیا ہو کہ یہ جھوٹا ہے اور پھر مطالعہ کرتے ہیں تو بہت سی جگہ ٹھوکر کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ایک وجود کو یقین کے ساتھ جھوٹا سمجھا جائے اور پھر صداقت کی دلیل ڈھونڈی جائے تو بالکل اور نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور اگر اسی وجود کی صحیح شخصیت کا پہلے جائزہ لے لیا جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ وہ بہر حال جھوٹا نہیں ہے، دلائل دیکھے جائیں اور معلوم کیا جائے کہ یہ غلطی خوردہ ہے یا کیا پوزیشن ہے تو اور طرح نظر آتا ہے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔ اب جس شخص نے مغربی پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر دشمن کی آنکھ سے آپ کو دیکھا ہے تو جو چیزیں ہمیں حسن کی دلیل نظر آتی ہیں وہی اس کو نفرت اور بدصورتی کی دلیل نظر آتی ہیں۔ اس لئے جس شخص کی پہچان بین کرنی ہے پہلے اس کا ذاتی جائزہ لینا ضروری ہے دوسروں کی آنکھ سے دیکھ کر دل میں ایک نفرت اگر پہلے ہی پیدا ہو چکی ہو، زاویئے بگڑے ہوئے ہوں پھر آپ دلائل کا بھی مطالعہ کریں گے تو وہ رنگ ہر جگہ حاوی رہے گا۔ تو سب سے پہلے شخصیت کا جائزہ ضروری ہے کہ اس کا وجود کیسا ہے؟ مکاروں والا وجود ہے، بدمعاشوں والا وجود ہے؟ اس کے اندر شرافت اور نجابت ہے یا نہیں؟ جب یہ ثابت ہو جائے، تو پھر سارے رستے آسان ہیں۔ میں نے یہ اس لئے بتایا ہے کہ مخالفین بھی آپ کو بہت سی کتابیں دیں گے کہ یہ پڑھیں تو پہلے آپ بنیادی چیزوں کو ہاتھ میں لیں اور ان کا مطالعہ کریں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ باقی مطالعہ آسان ہو جائے گا

## ربوہ کا مطالعہ بھی جانچنے کا ذریعہ ہے:۔

اسی طرح ہمارے شہر کا بھی ایک نظری مطالعہ ہے۔ ایک دفعہ ہمارے ایک بنگالی دوست تشریف لائے یہ اس وقت کی بات ہے جب مشرقی پاکستان ہوتا تھا۔ وہ تبلیغی جماعت کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے۔ کسی نے ان کو کہا کہ یہ بھی ایک سلسلہ اور جماعت ہے۔ اس کے مرکز ربوہ میں بھی جا کر دیکھیں۔ چنانچہ وہ یہاں تشریف لائے انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں بنگال سے آیا ہوں۔ مجھے زیادہ واقفیت نہیں اور میرے پاس زیادہ وقت بھی نہیں۔ اس لئے مجھے کوئی مختصر سا طریق بتائیں تاکہ میں چھان بین کر سکوں کہ آپ لوگ سچے ہیں کہ نہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے ہاں اسلام اور اسلامی قدروں کا کوئی تصور تو ہوگا اس تصور میں تو آپ کے اور ہمارے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ آپ نے اسلامی تاریخ بھی پڑھی ہوئی ہے یا سنی ہوئی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے مسلمان کا جو ایک تصور ہے اور اس معاشرے کا جو تصور ہے وہ بھی یقیناً آپ کے ذہن میں ہوگا۔ پھر قرآن کریم کے بیان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک فطرتی میزان یعنی صحیح اور غلط، کھرے اور کھوٹے کی پہچان بھی بخشی ہے۔ ان چیزوں کو مدنظر رکھ کر آپ ربوہ دیکھیں۔ میں نے کہا ایک زمیندار ہے وہ گندم کی ڈھیری میں ہاتھ ڈالتا ہے تو اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ دانے گندے ہیں یا صاف ہیں۔ اور اس سے وہ باقی ڈھیری کا اندازہ کر لیتا ہے۔ یا مثلاً ایک کرپٹ تھانیدار ہے اس کا چہرہ بتا دیتا ہے کہ یہ کرپٹ ہے اس کے لئے دلیلوں کی ضرورت نہیں پڑا کرتی۔ فطرتی بدی کی نحوست چہروں پر آجاتی ہے اور فطرتی نیکی کی سچائی بھی چہروں پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس لئے آپ اس لحاظ سے ربوہ شہر پھریں، جائزہ لیں اور سوچیں کہ آپ کے نیکی اور بدی کے تصور کی رو سے اسلامی معاشرے کے تصور کے لحاظ سے یہ ربوہ شہر زیادہ قریب ہے (آئیڈیل نہ بھی سہی) یا مثلاً چنیوٹ یا کوئی اور شہر جو ہماری مخالفت میں صف اول کا شہر ہے جو حق کے لئے مجاہد اعظم ہو اس میں زیادہ نیکی ہونی چاہیئے اور جو بدی میں سب سے اوپر ہو اس کے اندر زیادہ بدی ہونی چاہیئے۔ یہ سیدھا سادہ SIMPLE اور دو ٹوک MATHEMATICAL حساب رنگ کا سوال ہے۔ صرف جمع تفریق کی بات ہے۔ ظاہر ہے جو بد ہوگا اس پر بدی کے آثار آنے چاہئیں اور جو نیک ہے اور اسلام کا مجاہد اعظم ہے اگر وہ سچا ہے تو اس پر نیکی کے آثار آنے چاہئیں انہوں نے کہا یہ بالکل ٹھیک ہے۔ میں نے کہا پھر میری طرف سے آپ کو یہ دعوت ہے کہ آپ یہاں گلیوں میں پھریں۔ بچوں سے باتیں کریں۔ جائزہ لیں۔ لوگوں کے چہروں پر کیا تاثرات ہیں؟ ان کی بات کا سلیقہ کیا ہے؟ ان میں شرافت اور نجابت جو اسلام پیدا کرنی چاہتا ہے ملتی ہے یا نہیں؟ اس کے بعد آپ کسی دوسرے شہر میں پھر کر آئیں۔ وہاں کے بچوں کو بھی دیکھیں۔ وہاں بچے ماں بہن کی گالیاں دیتے ہوئے نظر آئیں گے۔ لوگوں کے چہروں پر آپ جو مختلف آثار دیکھیں گے۔ ان سے ان کے کردار کا اندازہ ہوگا۔ پھر آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آپ کے کانوں نے جو سنا ہوا تھا وہ سچ بھی ہے یا نہیں۔

تو ربوہ کا مطالعہ بھی ایک ذریعہ ہے اس جماعت کی سچائی کو پرکھنے کا۔ اس شہر میں پھر کر مختلف لوگوں سے ملیں اور باتیں کریں۔ اور دیکھیں ان کی سوچ اور فکر کس نہج پر چل رہی ہے یہ سوسائٹی کیسی ہے؟ اور پھر پاکستان کے دوسرے شہروں کی سوسائٹی دیکھیں کہ اس کا کیا رخ ہے؟ انکے طالبعلموں کے کیا حالات ہیں؟ انکے دلوں کے کیا حالات ہیں؟ ان کے چہروں کے اثرات اور ان کی حرکات و سکنات کیسی ہیں؟ یہ ایک خاموش مطالعہ ہے اس میں کسی بحث کی ضرورت نہیں۔ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ذہین آدمی کے لئے جانچنے میں کافی سہولت ہو جاتی ہے۔

## قولِ سدید کی نصیحت:۔

ایک احمدی دوست نے عرض کی کہ مسجد سپین کے افتتاح پر عرب ممالک نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟ حضور نے فرمایا:۔

"آپ کو اس میں کیا دلچسپی ہے؟ میں نے ابھی یہ بات کہی تھی کہ سچائی کا تقاضا ہے کہ آدمی STRAIGHTFORWARD یعنی سیدھا اور صاف گو ہو۔ سیدھی اور صاف بات کرے۔ آپ کے سوال سے میں نے یہ تاثر لیا ہے کہ چونکہ یہاں غیر از جماعت دوست سوال نہیں کر رہے تو آپ ان پر اثر ڈالنے کے لئے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عرب ممالک میں اس کا خوب پروپیگنڈا ہوا تھا یہ طریق ٹھیک نہیں ہے آپکے علم میں ہے کہ الفضل میں اسکے متعلق شائع ہوتا رہا ہے اگر آپ اس سوال کو یوں بیان کرتے کہ ان دوستوں کو غلط فہمی ہے کہ عرب ممالک میں کچھ نہیں ہوا اور آپ بتا دیں۔ تو یہ زیادہ STRAIGHTFORWARD سوال تھا۔

## قولِ سدید اور تبلیغ:۔

پھر حضور نے دوسرے دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جتنے بھی احمدی نوجوان ہیں ان کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تبلیغ کے معاملہ میں کبھی بھی پیچ پیچ نہ رکھیں۔ جس کو تبلیغ کرنی ہے اس کو صاف صاف کہیں کہ میں تبلیغ کرنی چاہتا ہوں۔ میں یہ باتیں آپ کو بتانی چاہتا ہوں، اگر آپ تبلیغ میں STRAIGHTFORWARDNESS۔ یعنی صاف اور سیدھی بات کہنا چھوڑ دیں گے تو اس کے بڑے نقصان پہنچیں گے۔ اس کی بجائے اور ذرائع اور طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ جن سے بظاہر لوگ سمجھتے ہیں کہ فائدہ ہوگا حالانکہ کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں ہم فلاں کام کے سلسلہ میں ان کو ربوہ لائے ہیں۔ ان کو تبلیغ بھی کریں۔ وہ بے چارہ جو کام کی خاطر آیا ہوتا ہے، سر جھکا کر بیٹھا سن رہا ہوتا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ کب اس مصیبت سے چھٹکارا ہو اور میں جاؤں۔ کسی طریقے سے میرا کام ہو۔ تو کام اور تبلیغ دونوں مل ہی نہیں سکتے۔ جب ایسے لوگ آتے ہیں تو میں کہتا ہوں اگر ان کو کام کے لئے لائے ہو تو بے چارے کو تبلیغ کیوں کرواتے ہو۔ کام کرواؤ اور چھٹی دو۔ اگر اس نے آنا ہوا تو تبلیغ کے لئے آجائے گا۔ جو تبلیغ کے لئے آتا ہے اس کے آنے سے مجھے خوشی ہوتی ہے اور اسی میں مجھے دلچسپی ہے۔ جو شخص کسی اور نیت سے آتا ہے تو جب اس کو زائد باتیں بتائی جاتی ہیں، اس کا دل بے زار ہو جاتا ہے۔ پہلے کئی لوگ مجھے کہا کرتے تھے کہ بچے کا ختنہ ہے، اس بہانے ہم نے دعوت کی ہے، تبلیغ کا بڑا اچھا موقع ہے، آجائیں اور تبلیغ کریں۔ لیکن میں نے ان کی بات کبھی نہیں مانی میں کہتا تھا کہ جن کو ختنے کی خاطر بلایا ہے ان سے ختنے والی باتیں کریں، کھانا کھلائیں اور چھٹی دیں یہ کیا بات ہوئی کہ اس بہانے تبلیغ بھی کر لو۔ بجائے اس کے کہ آپ کے تعلقات وسیع ہوں لوگ آپ سے متنفر ہو جائیں گے۔ وہ سمجھیں گے کہ کہتے کچھ اور ہیں اور کرنا کچھ اور چاہتے ہیں۔"

## احمدیوں کا کیریکٹر:۔

ایک غیر از جماعت دوست نے عرض کی کہ اکثر احمدی اپنی باتوں پر قائم نہیں رہتے۔ ان کا کردار قول کے مطابق نہیں ہوتا۔

اس پر حضور نے فرمایا:۔

"میرا خیال یہ ہے کہ "اکثر" والی بات درست نہیں۔ کیونکہ میرا تجربہ بڑی دیانتداری کے ساتھ یہ ہے کہ اکثر احمدی ایسا نہیں کرتے۔ میرے اور آپ کے تجربے میں بہت فرق ہے میں نے دنیا کی اکثر احمدی جماعتوں کو دیکھا ہے۔ ایک دفعہ میں اپنے طور پر یورپ اور امریکہ کی سیر کے لئے گیا تھا خیمہ ساتھ لے لیا تھا۔ جگہ جگہ خانہ بدوشوں کی طرح پھرتا رہا اور جہاں بھی کوئی احمدی نظر آتا تھا اسے ملتا تھا۔ پاکستان میں تو میں نے بے حد دورے کئے ہیں۔ تو میں نے یورپ امریکہ اور پاکستان کی جماعتوں کی ایک بھاری تعداد دیکھی ہوئی ہے اور میرا تجربہ ہے کہ اکثر احمدی خدا کے فضل سے صاف گو اور صحیح بات کرنے والے ہیں لیکن اس تجربے میں کچھ استثناء بھی ہیں۔ بعض شہر اور قصبات اس نہج سے ہٹ کر اپنا الگ معاشرہ بنا لیتے ہیں اور وہاں یہ استثناء زیادہ CONCENTRATE کر جاتے ہیں۔ مثلاً ایک دفعہ مجھے نواب شاہ میں گفتگو کا موقع ملا تو پتہ چلا کہ ایک گاؤں کے کچھ زمیندار ہیں اور کچھ دوسرے لوگ تھے ان کا BEHAVIOUR یعنی سلوک اچھا نہیں تھا بددیانت اور لڑاکے تھے وہاں ایک آدمی نے اٹھ کر بڑی سختی سے اعتراض کیا کہ مجھے جو باتیں سننے کا موقعہ ملا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ سچے ہو۔ لیکن تمہارا کردار ٹھیک نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُس بیچارے نے چونکہ وہی دیکھا ہوا تھا اس لئے اس پر اس بات کا گہرا اثر تھا لیکن اس کو یہ بات پھیلانے کا ہرگز حق نہیں تھا جب تک کہ وہ کچھ اور نہ دیکھ لیتا۔ لیکن اکثر ایسے نہیں ہیں۔

معلوم ہوتا ہے فیصل آباد کی جماعت میں یہ کمی ضرور ہے۔ اس لئے جو احمدی احباب آپ کو ساتھ لائے ہیں ان کو شرمندہ ہونا چاہیئے۔ انہوں نے آپ کو کیوں بد اثر دیا ہے؟ جو بُرائی ہے اس سے آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں۔ مجھے کوئی شوق نہیں ہے کہ میں خواہ مخواہ فیصل آباد کے احمدیوں کا آپ کے سامنے دفاع کروں۔ آپ نے دیکھا ہے اور آپ کے تجربے میں کچھ بُری باتیں آئی ہوں گی تو آپ نے کہلا ہے۔

## برائی کو بُرائی ہی کہنا چاہیئے

اس پر سوال کرنے والے غیر احمدی دوست کہنے لگے کہ میں تو ان کو بُری باتیں نہیں کہتا۔

حضور نے فرمایا کہ

"یہ بُری باتیں ہیں۔ آپ کیوں نہیں کہتے۔ آپ بھی اس بات پر ڈٹے رہیں کہ جو بُری بات ہے اس کو بُرا ہی کہنا چاہیئے۔"

## حکمتِ عملی کا جامع بیان

حضور کے اس ارشاد پر وہ دوست پھر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے۔ میں اس لئے ان کو بُری باتیں نہیں کہتا کہ ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی حکمت عملی ہو۔

حضور نے حکمتِ عملی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حکمتِ عملی وہی ہے جو قرآن کریم نے بیان کی ہے۔ اس کے سوا اگر کوئی اور حکمت عملی ہے تو وہ غلط ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے:۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۔ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۷۱-۷۲)

اصلاحِ معاشرہ کی حکمتِ عملی کا اتنا مختصر اور اتنا جامع بیان دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں ہے عقل حیران رہ جاتی ہے کہ اس ایک آیت کے اندر اصلاحِ معاشرہ کا سارا فلسفہ اور انسانی نفسیات کا مضمون بھی بیان فرما دیا کہ کیوں انسان دھوکہ کھاتا ہے۔؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟

## اصلاحِ معاشرہ کے دو گُر۔ تقوےٰ اور قولِ سدید

فرماتا ہے يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ پہلا گُر اصلاحِ معاشرہ کا یہ بتایا کہ جب تم فیصلے کرو تو خدا کو مدِ نظر رکھ کر کیا کرو۔ دوسری بات یہ بیان کی کہ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا۔ سیدھی بات کیا کرو۔ ایچ پیچ والی بات نہ کیا کرو۔ جو کچھ کہنا چاہتے ہو سیدھے سادے الفاظ میں کہو۔

## سیدھی بات چھوڑنے یا اختیار کرنے کے نتائج

یہ وہ آیت ہے جس کو حضور اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نکاح کے موقع پر پڑھا کرتے تھے۔ دنیا میں معاشرے کی اکثر خرابیاں ٹیڑھی باتوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ آپ صرف ایک موقعہ یعنی شادی بیاہ کے معاملات پر چسپاں کر کے دیکھ لیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ شادی کے نتیجہ میں سوسائٹی کے اندر جتنے بھی دُکھ پیدا ہو جاتے ہیں وہ صرف اس ایک FACTOR یعنی سیدھی بات چھوڑنے کا نتیجہ ہیں۔ لڑکی والے لڑکی کے نقص چھپا رہے ہیں۔ لڑکے والے لڑکے کے نقص چھپا رہے ہیں۔ کوئی آمدن بڑھا کر بتاتے ہیں تو کوئی طبیعت غلط بیان کرتے ہیں۔ سخت مزاج ہوتا ہے۔ کہتے ہیں بڑا ہی پیارا اور بڑا ہی نیک مزاج بچہ ہے۔ یہ تو بس مٹ جائے گا اپنی بیوی کے لئے۔ کوئی بیمار صورت ہے اس کو بچے کی طاقت نہیں ہے۔ اس کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ پھر جہیز کے دھوکے ہیں۔ بری کے دھوکے ہیں ٹیڑھی باتیں اور نارمل حالات سے بدل کر محبت کے اظہار ہوتے ہیں۔ حالانکہ دو تین مہینے کے اندر ہی سارا گھر ننگا ہو جاتا ہے کہ ان کا مزاج کیسا ہے؟ پس ہمارے معاشرے میں شادی بیاہ کے اکثر دکھ قولِ سدید یعنی سیدھی اور صاف بات چھوڑنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔

اسی طرح اس اصول کو آپ ہر سوسائٹی پر APPLY کر کے دیکھ لیں۔ تجارت ہے ساری خرابی قولِ سدید سے ہٹنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک حاجی ہے وہ قسمیں کھاتا ہے کہ خدا کی قسم میرا سودا اتنے کا تھا۔ یہ بالکل ٹھیک ہے اور اندر مال اور ہوتا ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اگر ساری سوسائٹی قولِ سدید کی قائل ہو جائے تو ساری سوسائٹی کا مال اتنا ہی بکتا ہے۔ تجارت کا SUM TOTAL نہیں بدلا کرتا۔ مال کسی کا بھی بغیر بکے نہیں رہے گا۔ لیکن تکلیفیں ختم ہو جائیں گی۔

## قولِ سدید اور اصلاحِ معاشرہ

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قولِ سدید اختیار کرو يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ۔ تمہارے اصلاحِ اعمال کے لئے یہ ضروری ہے۔ کسی سوسائٹی کا معاشرہ ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ جب تک صاف اور سیدھی بات کہنے کی عادت نہ ہو۔ بڑا لمبا مضمون ہے۔ میں صرف ایک نفسیاتی نکتہ بیان کروں گا جس شخص کو ٹیڑھی باتیں کرنے کی عادت پڑ جائے اور مبالغہ آمیزی کی عادت ہو اس کے نقائص اپنے آپ سے بھی اوجھل ہو جاتے ہیں۔ جس کو یہ عادت ہو کہ میں نے اپنے آپ کو بڑھا چڑھا کر دکھانا ہے، اپنی شخصیت بدلا کر دکھانی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ اپنی حالت سے بھی غافل ہو جاتا ہے۔ جس کو عادت ہی یہ کہنے کی ہے کہ میں تو صاف ستھرا آدمی ہوں اور تھوڑی دیر بعد جھوٹ بولنے کی وجہ سے اس کو پتہ ہی نہیں لگتا کہ اندر سے صاف ستھرا نہیں ہے اور جس بیماری کا پتہ نہ ہو اس کی اصلاح کس طرح ہو گی۔ جو نقص نظر سے رہ جائے اس کے لئے اصلاح کی توجہ ہی پیدا نہیں ہوتی لیکن جو صاف اور سیدھا اور دیانتدار آدمی ہے وہ جو بات بھی کرتا ہے (FACTS) حقائق کی رو سے کرتا ہے۔ اس کو نظر آ رہا ہوتا ہے کہ اس کے اندر کوئی نقص ہے وہ کہتا ہے کہ ہاں، میرے اندر یہ کمزوری ہے۔ جھوٹ بھی بولے گا تو اس کی پردہ پوشی نہیں کرے گا اور وہ کمزوری اس کے سامنے نمایاں رہے گی وہ اسکو تکلیف دیتی رہے گی۔ یہاں تک کہ وہ اس کو دور کرے گا۔

پس ایک نفسیاتی پس منظر یہ بھی ہے يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ اگر ایک آدمی کہتا ہے کہ میرے یہ حالات ہیں، میں غریب آدمی ہوں، میرے پاس صرف ایک کمرہ ہے، میری بچیاں اسی میں گزارا کرتی ہیں، اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے دھوکہ نہیں دیتا تو ایک تو جہاں شادی ہو گی وہاں وہ یہ دیکھ کر کریں گے۔ دوسرے جب وہ اس رشتہ کو اس طرح قبول کریں گے تو بچی کا جو حسن یعنی اس کی نیکی اس کی فطرت کی خوبیاں جو بعد میں ظاہر ہوتی ہیں وہ اس میں مزید CHARM یعنی حُسن پیدا کر دیں گی اور تعلقات میں کمی آنے کی بجائے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ یعنی شروع میں کم نظر آ رہا ہو اور بعد میں زیادہ مل جائے تو آدمی ہمیشہ خوش ہوتا ہے۔

پس قولِ سدید یعنی سیدھی اور صاف بات کہنے کا یہ پہلو بھی ہے کہ اس کا ایک یہ فائدہ بھی پہنچ جاتا ہے اور تعلقات بگڑنے کی بجائے استوار ہوتے ہیں اور بہتر ہو جاتے ہیں۔ لیکن نقشہ کچھ اور کھینچا ہو اور اندر سے کچھ اور نکلے تو مصیبت پڑ جاتی ہے۔ یہ ویسی ہی بات ہے جیسے آپ وزن اٹھائیں آپ سمجھیں کہ ہلکا سا ہے اور وہ ہو بوجھل تو بعض دفعہ بازو نکل جاتا ہے۔ حالانکہ وہی بوجھ، اگر آپ کو معلوم ہو کہ کتنا ہے تو، آپ آسانی سے اٹھا سکتے ہیں۔ مثلاً لوہے کا بیس سیر کا ایک ٹکڑا ہے تو ایک عام آدمی اس کو اٹھا لیتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس کو چار چھٹانک سمجھ اٹھائیگا تو اس کے بازو کو جھٹکا لگے گا اور نقصان پہنچ جائے گا۔

تو قولِ سدید کے معاملہ میں بھی واقعۃً یہی بات ہے۔ انسان جس کو قبول کرتا ہے اور نقائص کے باوجود اس کے ساتھ CO-OPERATION تعاون کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہوتا ہے اور یہ اس کے لئے فائدہ مند ہے اور اگر اس کو پتہ ہی نہ ہو اور نقائص بعد میں سامنے آئیں تو وہ اس کے لئے تکلیف اور صدمہ کا باعث بنتے ہیں۔

## قولِ سدید سے بہتر کوئی پالیسی نہیں۔

اس لئے قولِ سدید سے بہتر دنیا میں کوئی پالیسی نہیں ہے۔ فیصل آباد وغیرہ کے احمدی دوست جو ایسا نہیں کرتے ان کو میں کہتا ہوں کہ وہ ہر بات میں قولِ سدید اختیار کریں اس سے بہتر تبلیغ کوئی نہیں اس سے بہتر دفاع کوئی نہیں اور اس سے بہتر اور مؤثر ذریعہ اصلاح کوئی نہیں۔"

آخر میں حضور نے سب دوستوں سے مصافحہ فرمایا۔

[redacted]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہماری تعلیم کیا ہے؟

برکات از "کشتی نوح"

سیدنا حضرت مسیح موعود اپنی کتاب "کشتی نوح" میں تحریر فرماتے ہیں:

"توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو۔ جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے" (کشتی نوح ص۱۱)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## مختلف جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی طرف سے یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسوں کا انعقاد

نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ کی ہدایت کے مطابق امسال بھی "یوم مصلح موعود" کی تقریب پر مختلف جماعتہائے احمدیہ نے جلسے منعقد کئے جن میں پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی عدم گنجائش کی وجہ سے تفصیلی رپورٹیں شائع نہیں ہو سکتیں صرف ان جماعتوں کے نام ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ جن کی طرف سے اس وقت تک رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔

اوکاڑہ۔ بھڈال ضلع سیالکوٹ۔ بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ۔ پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ پشاور ٹنڈو غلام علی (سندھ) جلہن ضلع گوجرانوالہ۔ جہلم جھنگ صدر۔ جیکب آباد (سندھ)۔ چک ۹۸ء شمالی ضلع سرگودھا چک ۱۰۹ رتن ضلع فیصل آباد۔ چک ۱۹۱ الف محمود آباد ضلع ملتان۔ چک نمبر ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا۔ چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاول نگر۔ چک ۱۳۰ بہاول پور ضلع فیصل آباد چک ۱۱۱ ضلع بہاولنگر چک ۹۳ ضلع بہاولنگر۔ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا چک چیڑ ضلع گوجرانوالہ۔ چک نمبر ۸۴ سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد۔ چک نمبر ۹۶ صریح ضلع فیصل آباد۔ چک ۵۷ گھیالہ ضلع فیصل آباد۔ چک نمبر ۳۸ ضلع سرگودھا۔ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔ چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد۔ چینوٹ ضلع جھنگ۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ خانپور ضلع جہلم۔ خانیوال ضلع ملتان۔ دنیاپور ضلع ملتان۔ دولمیال ضلع جہلم۔ ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ ڈنڈوت آرائیں ضلع جہلم ڈھرکی ضلع سکھر (سندھ)۔ ڈیرہ باجوہ ضلع بہاول نگر۔ ڈیرہ چانن خاں ضلع خوشاب۔ ڈیرہ غازی خاں۔ راولپنڈی شہر۔ ساہی وال شہر۔ سرگودھا شہر۔ سعد اللہ پور ضلع گجرات۔ سکرنڈ (سندھ) سمندری ضلع فیصل آباد سیالکوٹ شہر۔ سیمنٹ ورکس روہڑی۔ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین۔ شرق پور ضلع شیخوپورہ۔ شیخ پور وڑائچاں ضلع گجرات۔ فیصل آباد شہر۔ کرتو ضلع شیخوپورہ۔ کوٹلی (آزاد کشمیر) کوہاٹ۔ گڑھ ٹور ضلع جھنگ۔ گنج مغلپورہ لاہور۔ گوٹھ علم دین ضلع تھرپارکر (سندھ)۔ گوجرانوالہ چھاؤنی۔ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گھٹیالیاں عمور ضلع سیالکوٹ۔ گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد۔ لاہور شہر۔ مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ۔ محمود آباد جہلم۔ مردان۔ مریدکے ضلع شیخوپورہ۔ مظفر گڑھ۔ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔ واہ کینٹ وہاڑی مجالس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی ربوہ اور کروندی ضلع خیرپور (سندھ)۔ لجنات اماء اللہ جہلم شہر۔ چک نمبر ۱۲۷ بہاول پور ضلع فیصل آباد۔ سرگودھا۔ ملتان اور نواب شاہ (سندھ)۔ ناصرات الاحمدیہ۔ لاہور

روزنامہ الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر الفضل)

## نصاب امتحان برائے انصار اللہ سال ۱۹۸۳ء ۱۳۶۲ ہش

تمام زعماء و زعماء اعلیٰ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال رواں کے دوران انصار کے تین مرکزی امتحانات مندرجہ ذیل نصاب کے مطابق منعقد ہوں گے۔ امید ہے زعماء صاحبان زیادہ سے زیادہ انصار کو ان مرکزی امتحانات میں باقاعدہ شریک کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے نصاب کی کتب "کشتی نوح" اور "بنیادی نصاب" زعماء کرام اپنی ضرورت کے مطابق مرکزی دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ فی کتاب مبلغ تین روپے میں دستیاب ہے

### نصاب برائے امتحان سہ ماہی اول ۱۹۸۳ء بتاریخ ۲۳ امان ۱۳۶۲ ہش / مارچ ۱۹۸۳ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۳ ربع سوم و چہارم
۲۔ کشتی نوح از صفحہ ۱ تا ۵۰
۳۔ کتاب بنیادی نصاب از صفحہ ۱ تا ۶۳

### نصاب برائے امتحان سہ ماہی دوم ۱۹۸۳ء بتاریخ ۱۰ احسان ۱۳۶۲ ہش / جون ۱۹۸۳ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۴ ربع اول
۲۔ کشتی نوح از صفحہ ۵۱ تا ۸۱
۳۔ کتاب بنیادی نصاب از صفحہ ۶۴ تا ۱۱۶

### نصاب برائے امتحان سہ ماہی سوم ۱۹۸۳ء بتاریخ ۱۶ تبوک ۱۳۶۲ ہش / ستمبر ۱۹۸۳ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۴ ربع دوم
۲۔ کشتی نوح از صفحہ ۸۳ تا آخر
۳۔ کتاب بنیادی نصاب از صفحہ ۱۱۷ تا آخر۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## قائدین اضلاع متوجہ ہوں

نواں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ انشاء اللہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ مارچ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔

قائدین سے درخواست ہے فوری کوششیں شروع کر دیں کہ آپ کے ضلع سے زیادہ سے زیادہ گھوڑے امسال شامل ہوں اور جن اضلاع سے پچھلے سالوں نمائندگی نہیں ہوئی ان سے اس سال نمائندگی ضرور ہونی چاہیئے۔

(مہتمم صحت جسمانی)

## درخواست ہائے دعا

• ہمارے حلقہ کی مسجد کے امام اور بزرگ محترم حافظ عبد العزیز صاحب گوندل کو ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(مظفر احمد مبشر ناظم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر)

• اپنی ملازمت کی بحالی کے سلسلہ میں اپیل دائر کی ہوئی ہے اس میں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(عطاء اللہ مہر ــــ ملتان)

• خاکسار ایک مقدمہ کے سلسلہ میں بہت پریشان ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے اور اپنے افضال کا مورد بنائے۔ آمین۔

(گلاب دین حلقہ جنرل ہسپتال لاہور)

• خاکسار کے دائیں گھٹنہ میں شدید درد ہے جس کی وجہ سے عام جسمانی صحت بھی متاثر ہوئی ہے میں اس تکلیف کی وجہ سے سخت پریشان ہوں۔ احباب سے اپنی کامل و عاجل صحت اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(صوفی محمد ابراہیم جالندھری غلہ منڈی سرگودھا)

• میرے والد محترم عبد الحمید صاحب بٹ چھ ماہ سے ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہیں طبیعت بہت بے چین رہتی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں پریشانیوں سے نجات بخشے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(منور احمد بٹ۔ بٹ منزل دارالرحمت وسطی ربوہ)

امسال سالانہ مرکزی تربیتی کلاس (۲۲ اپریل تا ۵ مئی) میں ہر مجلس کی نمائندگی نہایت ضروری ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے جوبلی فنڈ میں زیادہ سے زیادہ ادائیگی فرماویں۔ وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

## دعائے مغفرت

محترم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ساہیوال کے بڑے بھائی محترم چوہدری اقبال احمد صاحب باجوہ ۱۱ جنوری ۱۹۸۳ء کو پونے سات بجے شام وفات پاگئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

۱۹۷۵ء میں مرحوم پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ علاج معالجہ کے نتیجہ میں بیماری دور ہوگئی لیکن اس کے اثرات ذہن پر رہے ۲۵ دسمبر ۱۹۸۲ء کو جب کہ آپ کے اہل و عیال جلسہ سالانہ پر ربوہ آئے ہوئے تھے آپ پر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا۔ گر جانے کی وجہ سے چوٹیں بھی آئیں علاج معالجہ میں کوئی کمی نہیں ہوئی لیکن آپ جانبر نہ ہو سکے۔

خاکسار تین سال سے بطور کلرک ضلع وار نظام کام کر رہا ہے دو سال سے مرحوم سے قریبی تعلقات تھے۔ خاکسار نے مرحوم کو احمدیت کے شیدائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کا فدائی پایا آپ غریبوں کے ہمدرد اور ان کی تکلیف میں ان کا ساتھ دینے والے تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا کرے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

(احمد علی صادق چک ۳۰ ضلع ساہیوال)

## اعلان دار القضاء

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مکرم اللہ رکھی صاحبہ بیوہ بابو فقیر علی صاحب مرحوم کا پلاٹ ۱۹ محلہ دار الیمن ربوہ جو انہیں عطیہ میں ملا ہوا تھا صدر انجمن احمدیہ کے نام منتقل کیا جا رہا ہے اس انتقال پر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

## ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۸۳ء میں صفحہ ۷ پر بعض وصایا شائع ہوئی ہیں ان میں سے مسل نمبر ۲۵۱۷۷ میں گواہ نمبر ۱ کا نام دفتر ہذا کے کارکن سے سہواً غلط درج ہو گیا ہے اصل نام چوہدری محمد نواز ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

## اعانت الفضل

خاکسار مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی معاون ایڈیٹر الفضل کے ساتھ الفضل کی توسیع کے سلسلہ میں محلہ دار النصر غربی اور محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ میں گیا ان محلوں کے احباب نے بھرپور تعاون فرمایا۔ مکرم مولوی عبد الغفور صاحب سیکرٹری مال دار النصر غربی اور مکرم نصیر احمد صاحب منور زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار النصر غربی نے گھر گھر پھر کر ۱۵ خریدار بنائے اور مبلغ -/۳۵ روپے اعانت الفضل کی مد میں جمع کرائے۔ مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب صدر محلہ دار الرحمت شرقی نے ۲۸ خریدار مہیا کئے۔ اور -/۳۵۵ روپے اعانت الفضل کی مد میں جمع کرائے۔

مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اٹھوال صدر محلہ دار العلوم جنوبی نے بھی اپنے محلہ سے گیارہ خریدار مہیا کئے ہیں۔

خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے تحریر کیا تو حضور نے اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا:۔

"جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء"

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کے اموال اور نفوس میں برکت دے اور انہیں بیش از پیش خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

● سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ الفضل کی اشاعت دس ہزار کی جائے الفضل کے نمائندے ربوہ کے ہر محلہ میں پہنچے۔ احباب نے اس سلسلہ میں الفضل کے نمائندوں سے بھرپور تعاون فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند دنوں میں الفضل کی ربوہ میں میں اشاعت میں سو فیصد اضافہ ہو گیا۔

محلہ دار الرحمت غربی ربوہ کے احباب نے الفضل کی توسیع اشاعت میں دل کھول کر حصہ لیا ہے اور وہ باقی محلوں کے احباب سے آگے نکل گئے ہیں اس محلہ نے ۶۳ نئے خریدار بنائے ہیں۔ اس کے علاوہ اس محلہ کی لجنہ اماء اللہ کی صدر صاحبہ نے -/۱۲۲۵ روپے نقد بھجوا کر دوسرے لوگوں کے نام پرچے جاری کرائے ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر کیا گیا تو آپ نے اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا:۔

جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس محلہ کے مردوں اور بہنوں کو جنہوں نے اس مبارک کام میں حصہ لیا ہے اپنے پاس سے بہتر جزاء دے ان کے اموال اور نفوس میں برکت دے اور انہیں بیش از پیش خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (منیجر الفضل ربوہ)

## الوداعی تقریب

نشتر میڈیکل کالج ملتان کے احمدی طلباء نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق ۵ فروری کو کالج کے فارغ التحصیل ۲ احمدی طلباء کے لئے الوداعی تقریب کا اہتمام کیا جو محترم امیر صاحب ضلع ملتان کی کوٹھی پر واقع ہوئی۔ اس تقریب میں نشتر میڈیکل کالج میں زیر تعلیم پندرہ احمدی طلباء کے علاوہ سات احمدی ڈاکٹروں نے بھی شرکت کی۔ طلباء کی خواہش کے مطابق مکرم انیس الرحمان صاحب مربی سلسلہ ملتان مکرم خالد احمد صاحب شمس مربی سلسلہ ملتان اور مکرم شیخ محمد انور صاحب قائد علاقہ ملتان نے بھی شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ جس کے بعد ڈاکٹر مظفر احمد صاحب نے تقریب کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور پھر مربیان سلسلہ نے جملہ احباب کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ قائد علاقائی خدام الاحمدیہ مکرم شیخ محمد انور صاحب نے طلباء اور ڈاکٹرز کے درمیان رابطہ اور تعاون کو مزید فروغ دینے کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد خاکسار نے تمام طلباء اور احمدی ڈاکٹرز کا شکریہ ادا کیا اور فارغ التحصیل دونوں احمدی طلباء کے لئے فائنل امتحان میں کامیابی کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ آخر میں تمام مہمانوں کی پُر تکلف چائے سے تواضع کی گئی۔

اختتامی دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی

(رشید محمد راشد فائنل ایئر نشتر میڈیکل کالج صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ملتان۔)

## قائدین کرام توجہ فرمائیں

۱۸ مارچ تا ۲۵ مارچ تک ہفتہ تربیت منانے کے لئے تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو پروگرام بھجوایا جا چکا ہے براہ کرم پوری ذمہ داری سے اس پروگرام کو کامیاب بنائیں اور رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔ شکریہ۔

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## ولادت

● مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۸۳ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میرے بیٹے عزیز طاہر احمد صاحب طاہر کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود ڈاکٹر چوہدری سلطان احمد سلطان کا پوتا اور مکرم چوہدری عبد الماجد صاحب ایس ڈی او ملتان کا نواسہ ہے احباب کرام دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

(حمیدہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر چوہدری سلطان احمد صاحب سلطان اے/۱۶ ۲ پیپلز کالونی فیصل آباد)

● اللہ تعالیٰ نے برادرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب (امریکہ) کو ۲ جنوری ۱۹۸۳ء کو اپنے فضل سے لڑکا عطا کیا ہے۔ اس کا نام رضوان عطاء برکت اللہ تجویز کیا گیا ہے نومولود مکرم قاضی عطاء اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کا پوتا اور میاں محمد شفیع گوندل صاحب (مرحوم) سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ درخواست دعا ہے کہ خدا نومولود کو اپنی و دنیاوی ترقیات سے نوازے لمبی عمر دے اور اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے آمین۔ (ڈاکٹر سیف اللہ طاہر۔ امریکہ)

3L. NORTH 55th STREET
MILWAUKEE. WISCONSIN
53210 — U.S.A —

## زعماء کرام انصار اللہ

سال رواں کا دوسرا ماہ اختتام پذیر ہو رہا ہے اگر آپ نے سالِ رواں کا بجٹ تشخیص کر کے مرکز کو ارسال نہیں کیا تو آج ہی تشخیص کر کے ارسال فرما دیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## ناظمین اطفال

★ ماہنامہ رپورٹ بروقت ارسال فرمائیں۔

★ اپنی مجلس کے ناظم صاحب/مربی صاحب اطفال کا تقرر فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## وقفِ جدید ایک عظیم صدقہ جاریہ ہے جو رد بلیات کا موجب بنتا ہے (ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ: حضرت مولوی محمد دین صاحب

۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ شروع ۱۹۰۳ء میں ہجرت کر کے مستقل طور پر قادیان آ گئے۔ ستمبر ۱۹۰۷ء میں جب سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے احباب جماعت کو خدمتِ دین کے لیے زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کی تو جن ۱۳ بزرگوں نے اس تحریک پر لبیک کہا ان میں ایک آپ بھی تھے۔ تاریخِ احمدیت میں آپ کا نام اوّلین واقفین کی فہرست میں قیامت تک کے لیے محفوظ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولوی محمد دین صاحب کی درخواست برائے وقف پر اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا۔

"نتیجہ کے بعد اس خدمت پر لگ جائیں"

اس وقت مولوی صاحب علی گڑھ کالج میں بی اے کے طالب علم تھے واقفین کی فہرست میں حضرت مولوی صاحب کا نام ساتویں نمبر پر ہے (تاریخ احمدیت جلد سوم ص۵۰۴)

حضرت مولوی صاحب ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۱ء تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ہیڈ ماسٹر رہے۔ جنوری ۱۹۲۳ء سے دسمبر ۱۹۲۵ء تک امریکہ میں تبلیغِ اسلام کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ نے امریکہ جا کر حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے چارج لیا۔ ان کے عہد میں امریکہ کے مشن کو اللہ تعالیٰ نے بہت وسعت دی اور آپ کے ذریعے سے کئی امریکن مسلمان ہوئے۔ اس کے بعد مرحوم طویل عرصہ دوبارہ ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں خدمات بجا لاتے رہے۔ ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۷ء تک آپ گرلز ہائی سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد حضرت مولوی صاحب کو ایک لمبا عرصہ تک ناظر تعلیم کے طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ حضرت مولوی صاحب کی ایک اور اہم خدمت انگریزی اور اردو دو زبانوں میں شائع ہونے والے رسالے ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر کے طور پر خدمات سرانجام دینا ہے۔

۱۹۶۵ء میں جب سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ خلافت کے منصب پر فائز ہوئے تو حضرت مولوی صاحب کو صدر۔ صدر انجمن احمدیہ کے طور پر جماعت کی انتہائی اعلیٰ خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ یہ عہدہ جماعت احمدیہ میں ذمہ داری اور مرتبہ کے لحاظ سے انتہائی وقیع اور بلند عہدہ سمجھا جاتا ہے۔ مرحوم اپنی وفات تک اسی عہدے پر فائز تھے

حضرت مولوی محمد دین صاحب کی وفات کے سانحہ پر ادارہ الفضل مرحوم کے لواحقین کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ مولا کریم اپنے خاص فضل سے اس انتہائی مخلص خادم سلسلہ نہایت بابرکت وجود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحبت یافتہ مقدس و پاکیزہ وجود کو اپنے فضل و کرم سے جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقامات سے نوازے اور آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین۔

## روزنامہ الفضل ربوہ کا

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ادارہ الفضل انتہائی عاجزی و انکساری کے ساتھ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۸۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ایک خصوصی اور یادگار اشاعت پیش کر رہا ہے۔ یہ شمارہ ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے جس میں ۴۰ صفحات ۱۱۰ تصاویر پر مشتمل ہیں۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پاکیزہ اور مطہر زندگی کی جھلکیاں، آپ کے حسن و احسان اور محبت و شفقت کے روح پرور واقعات، اور آپ کے دورِ خلافت کے کارہائے نمایاں پر مشتمل متعدد مضمون شاملِ اشاعت ہیں مضمون نگاروں میں محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب مولانا دوست محمد صاحب شاہد، ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد رانا محمد خان صاحب، کرنل (ریٹائرڈ) دلدار احمد صاحب اور متعدد دیگر احباب و خواتین شامل ہیں جن کی تعداد تین درجن سے متجاوز ہے۔ شعراء میں محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ، مکرم عبدالمنان ناہید صاحب اور دیگر اہم شعراء کا منظوم کلام شاملِ اشاعت ہے۔ اس ضخیم و مصوّر خاص نمبر کی قیمت ۱۰/- روپے ہے۔ قارئین و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر الفضل)


## درخواست دعا

• میرے ایک عزیز محترم چوہدری احمد حسن صاحب چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا دس روز سے (بارش میں گر جانے کے باعث) کولہے کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم احمد حسن صاحب کو جلد شفا عطا کرے اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے۔ مبارک احمد خالد

(مینیجر و پبلشر ماہنامہ خالد۔ تشحیذ ربوہ)

## کلیئرنس سیل

یکم مارچ تا ۳۱ مارچ

ہم نے

اپنی دوکان میں مندرجہ ذیل کپڑوں کی کلیئرنس سیل لگائی ہے آئرش لینن، کریپ لینن پرنٹ، گرم سوٹنگ، گرم چادریں، کٹ پیس سلکی و ریشمی ۱ تا ۵ میٹر

اس رعایت سے جلد فائدہ اٹھائیں

خواجہ عبدالمومن

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

## تبدیلی دوکان

نذیر کلاتھ ہاؤس گولبازار سے چوک یادگار (نزد دارالضیافت) میں تبدیل ہو گئی ہے۔

خاکسار

حاجی نذیر احمد

## اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰ درجن ۲۲/۵۰۔ گرس ۲۵۲/- بونس علاوہ

تفصیلات کیلئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کچھی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶۷

کیوریٹو ویٹرنری سنٹر:۔

شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار فیصل آباد

ہر گھر کی ضرورت (نفیس سلائی مشین)، ہمارے ہاں سٹیل کے برتن، پریشر کوکر، سلائی مشین نیز سلائی مشینوں کی مرمت تسلی بخش کی جاتی ہے (ملت فین) اور مشینوں کے پرزہ جات بارعایت خرید فرمائیں، بچوں کیلئے بے بی سائیکل واکر وغیرہ

پروپرائیٹر:۔ عبدالحمید دھنی فون ۴۹۳ P.P

رحمٰن ریپئرنگ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ